https://ataunnabi.blogspot.com/

حدائق بخشش کی طباعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک یادگاری تحریر

ضیاءِ حدائقِ بخشش

قرآن سے میرے نعت گوئی کی

مرتب: علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

انجمن ضیاءِ طیبہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب : ضیاءحدائق بخشش

مؤلف : حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی صاحب

ضخامت : 64 صفحات

تعداد : 2000

مفت سلسلہ اشاعت : 5

☆☆ناشر☆☆

انجمن ضیاء طیبہ

نزد مبارک مسجد، گٹو گلی، میٹھادر، کراچی۔

فون:2437879

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذخیرہ
لاہور پاکستان

112052
25
لغت

عرض ناشر

الحمد للہ علیٰ احسانہ وفضلہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل ومحدث ومحقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف کے موقع پر آپ کے شہرۂ آفاق مجموعۂ کلام "حدائق بخشش" کے سو برس مکمل ہوگئے ہیں۔ "حدائق بخشش" کا مادۂ تاریخ ۱۳۲۵ھ ہے۔اس کا نام اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے خود تجویز فرمایا تھا اور اسے دو حصوں میں ترتیب دیا تھا۔امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے قلم فیض رقم سے مرتبہ نسخہ حضرت امین ملت مدظلہ العالی زیب سجادہ مارہرہ مطہرہ کے تصرف میں ہے۔ اسی نسخہ سے مستفیض "حدائق بخشش" (اول، دوم) سو برس کے عرصہ میں شائع ہوتی رہی ہے۔آج ۲۵ صفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۶ اپریل ۲۰۰۴ء عرس اعلیٰ حضرت کے سال کو "حدائق بخشش" کے صد سال کے طور پر مناتے ہوئے انجمن ضیاء طیبہ نے حضرت علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی نوری صاحب کے مرتب کردہ رسالہ کی اشاعت کا ارادہ کیا ہے۔وقت کم ہونے کے باعث عجلت میں اس کتاب کی تیاری عمل میں آئی ہے لہٰذا اگر سہو اور تسامح نظر آئے تو پیشگی معذرت چاہتے ہوئے ہم اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ ادارے یا مؤلف کو ضرور اطلاع دیں۔

فقط

ادارہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

زیرِ نظر رسالہ "ضیاءِ حدائق بخشش" (جس میں حدائق بخشش کے صد سالہ تاریخ، محاسن اور فہرست و شروحات شامل ہیں) کو شیخ العرب والعجم قطب مدینہ، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء الدین قادری رضوی مدنی قدس سرہ العزیز (جنت البقیع شریف) (خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ) اور شیخ الاسلام و المسلمین، سند العلماء والکاملین حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی نور اللہ مرقدہ (جنت البقیع شریف) (ابن قطب مدینہ وخلیفۂ مفتی اعظم)، مصلح ملت حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری علیہ الرحمہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری علیہ الرحمہ اور دیگر علماء ومشائخ اہلسنت کے اسمائے مقدسہ سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ۔تا کہ اللہ جل شانہ ان علماء ومشائخ کے وسیلۂ جلیلہ سے فقیر کی اس تالیف کو قبول فرما کر تادم مرگ مسلک امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر استقامت نصیب فرمائے۔آمین۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محتاج دعا، خادم العلماء

احقر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت نگاری اور امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا نظریہ

مسئلہ: از جودھپور مارواڑ، مرسلہ قاضی محمد عبدالرحمٰن صاحب متخلص بہ طالب، مدرس درجہ اول سردار اسکول (۱۸ جمادی الاخر ۱۳۳۷ھ)

حضرتم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بتاریخ ۱۶ مارچ، سال رواں، بروز یکشنبہ، جودھپور میں مشاعرہ تھا مصرع طرح ہوا ہذا:۔

" شب عاشق سحر نہ ہو جائے "

نمبر ۲ پر ایک نعتیہ غزل پڑھی گئی جس کا مطلع ہے:۔

نعت خیر البشر نہ ہو جائے
دل حقیقت نگر نہ ہو جائے

کیا حضور یہ مطلع نعت میں ٹھیک ہے کہ اس کا قائل کہتا ہے کہ آپ کے دیوان میں بھی اس قسم کا شعر ہے مگر وہ شعر دیوان میں دکھاتا نہیں اور خاکسار کے پاس دیوان ہے نہیں لہٰذا متکلف ہوں کہ اس میں جو کچھ امر حق ہو جواب سے سرفراز فرمادیں۔

الجواب: وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ، یہ مطلع سخت باطل وناجائز ہے کہ اس میں نعت اقدس سے ممانعت ہے اور نعت اقدس اعظم فرائض ایمان سے ہے۔ اس سے ممانعت کس حد تک پہنچتی ہے اگر تاویل کی جگہ نہ ہوتی تو حکم بہت سخت تھا۔ فقیر کے دیوان میں اصلاً کوئی شعر اس مضمون کا نہیں **وله الحمد و هو تعالیٰ اعلم** (فتاوی رضویہ، جلد ششم، ص ۲۰۸، رضا اکیڈمی، ممبئی)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"نعت" مختصر تاریخ

سید الاولین و الاخرین، امام الانبیاء و المرسلین، رحمۃ اللعالمین، محبوب رب العالمین سیدنا و نبینا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں آداب غلامانہ و خادمانہ بجالا کر نذرانہ سپاس وعقیدت منثور و منظوم پیش کرنے کے عمل کو بالعموم "نعت" کہتے ہیں، لیکن علم العروض کے اصولوں پر اشعار کے قالب میں ڈھلے ہوئے مدحیہ کلمات پر بالخصوص "نعت" کا اطلاق ہوتا ہے۔ نعت لکھنا، نعت پڑھنا، نعت سنانا اور نعت سننا کب سے ہے؟ کوئی محقق، کوئی مورخ حتمی تاریخ نہیں بیان کرسکتا۔ از حضرت آدم صفی اللہ تا حضرت عیسی روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین، تاجدار ختم نبوت اور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی بشارت ونوید سناتے رہے ہے، اقوام وملل سنتے رہے، اس کہنے اور سننے کے عمل کو نعت، نعت اور صرف نعت ہی کہا جاتا ہے اور کہا جاتا رہے گا۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو نعت کہنے کی ذمہ داری یوم میثاق تفویض ہوئی، قادر مطلق کا حکم تھا میرے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی نعت کہو، اس لئے کہ تمہارا وجود اور کل فیوض سب اسی کے رہین منت ہیں، گویا اللہ تعالی جل جلالہ ومجدہ نے [illegible] آدم (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہیں علم دے کر مسجود ملائک قرار دیا جائے اور تمہاری دعا قبول ہو۔ نوح (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ سفینہ محفوظ ہو۔ ابراہیم (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ نار نمرود گلزار ہو۔ اسمٰعیل (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ عالم کی سیرابی کے لئے تمہارے قدم سے زم زم رواں ہو نیز تمہیں اعزاز عطا کرتا ہوا میرا محبوب تمہاری ذریت میں قدم رنجہ فرمائے۔ اسحٰق (علیہ السلام) و یعقوب (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہاری نسل میں نبوت اور نعمت کی فراوانی ہو۔ یوسف (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ تمہیں حسن و جمال اور سلطنت کا کمال ملے۔ موسیٰ (علیہ السلام)! نعت کہو، تاکہ کلیم اللہ کا منصب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا جائے اور شب معراج چشمان محبوب میں میرا جلوہ دیکھو۔ داؤد (علیہ السلام)! نعت کہو، تا کہ زمینی اقتدار اور فولاد پر اختیار سے سرفراز ہو۔ سلیمان (علیہ السلام)! نعت کہو، تا کہ تمہارا تصرف انس و جن، حیوان اور ہوا ہی پر نہیں زمین میں پوشیدہ خزانوں اور نعمتوں پر بھی قائم ہو۔ عیسیٰ (علیہ السلام)! نعت کہو، تا کہ تمہیں فلک رابع کی رفعت بھی ملے اور تمام رفعتوں سے ارفع مکین گنبد خضریٰ کا قرب بھی عطا ہو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اہل ایمان کو خطاب فرما رہا ہے، نعت کہو، اس لئے کہ میں بھی کہتا ہوں۔ خالق کائنات اپنے محبوب کے لئے نعت ارشاد فرماتا ہے، کب سے؟ مخلوق سے پہلے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ عزوجل نے ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا، "میں پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں جانا جاؤں" پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی تجلی سے اپنے محبوب کو تخلیق فرمایا فقیر (غلام مفتی اعظم) عرض کرتا ہے کہ اللہ رب ذوالجلال نے اپنی ربوبیت کے اظہار کے لئے ایک عارف خَلق کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، فقیر کے نزدیک یہی ارادۂ الٰہی "نعت" ہے۔ ارادہ کے ساتھ ہی اپنے محبوب کو خَلق فرمایا۔

قابل غور نکتہ:۔

اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اس کے نعت بیان فرمانے کا عمل بھی منفرد تھا اس لئے کہ مخلوق میں صرف اس کے محبوب کی ہی ذات تھی وہ بھی اس کے قرب خاص میں۔ اللہ تعالیٰ نے عمل تخلیق اپنے محبوب کے خلق فرمانے سے شروع کیا، اللہ کا ارادہ تھا میں جانا جاؤں، پہچانا جاؤں، محبوب نے اپنی تخلیق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی پہچان کا حق ادا کیا اپنے خالق کی معرفت حاصل تھی اسی لئے فوراً اللہ رب العزت کی بارگاہ عظمت پناہ میں سجدہ ریز ہو کر نذرانۂ عبودیت پیش کر کے واضح فرما دیا کہ اپنے خالق کی منشاء کے موافق میں ہی اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عارف، میں ہی عابد اور میں ہی ساجد ہوں۔ قابل غور نکتہ یہ ہے کہ جب خالق کی منشاء کے مطابق جاننے والا (عارف) پیدا ہو چکا تو عمل تخلیق پہلی ہی خلقت (یعنی محبوب اکرم، رسول محتشم ﷺ) پر شروع ہو کر ختم ہو جانا تھا، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ عمل تخلیق کا یہ سلسلہ جاری رہا اور تا حال جاری ہے تا قیامت جاری رہے گا، ایسا کیوں؟ اس مرحلہ پر فقیر کا وجدان یہ لطیف نکتہ یوں سمجھاتا ہے کہ بلاشبہ خلق اول (مصطفیٰ کریم ﷺ) نے پہلے عارف اور پہلے ساجد ہو کر، عرفان خالق کا حق ادا بھی کیا، خالق کا مقصد پورا بھی ہوا، یہاں عمل تخلیق رک جانا چاہئے تھا، مگر جاری رہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گویا یوں فرمایا! اے حبیب! میں نے تجھے پیدا کیا تا کہ تو مجھے جانے، جب کہ دیگر مخلوق کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ تجھے جانیں۔ جس طرح تو میرا جاننے والا ہے ایسا ہی کوئی تیرا جاننے والا بھی ہو۔

اے محبوب! جب تو سجدے میں میری حمد بیان کر رہا تھا میں تجھے دیکھ کر، خوش ہو کر، تیری نعت تنہا بیان فرما رہا تھا، اب جب کہ مخلوق، بندگی کا حق ادا کرنے میں تیری نقل کرے گی تو میں انھیں حکم دیتا ہوں کہ میں بھی نعت کہتا ہوں تم بھی نعت کہو۔

اعلیٰ حضرت کا دیوان "حدائق بخشش" نعت و منقبت کے بحرین (دو سمندر) کے مترادف ہے وہ اپنے مشائخ طریقت پھر امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم نور اللہ مرقدہ کے بحر مناقب اور سید الاولین والاخرین، تاجدار ختم نبوت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بحر نعت کو باب مدینۃ العلم مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات کے ذریعہ ملا کر دونوں سمندروں کے درمیان "حدائق بخشش" کو برزخ قرار دیتے ہیں اور اسی برزخ سے علم و ادب کے بیش بہا موتیوں کو چن چن کر سب سے بلند، تمام سے وسیع، ہر ایک سے جدا، شعر و سخن کا ایسا قصر تعمیر کیا ہے جو تا عرصۂ دیرینہ ارباب علم و دانش میں توجہ و زیارت کے آتش شوق کو ہوا دیتا رہے گا۔ اور یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ کے مصداق متذکرہ "بَحْرَیْن" کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غواص کے دامن کو صدف و مرجان سے معمور رکھے گا۔

عجائبات حدائق بخشش

ہم اپنے قارئین کو عالم استعجاب کی سیر کرانا چاہتے ہیں، اس سیر کے لئے آپ کو نہ جہاز و ریل اور نہ کشتی و گاڑی کی ضرورت ہے اور نہ زاد راہ اور نہ ویزا۔ ہم امام احمد رضا کے اشہب قلم پر سوار ہو کر بخشش کے باغ میں جا رہے ہیں اور ثمر مغفرت کی نعمتیں پا رہے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے عالم پست و بالا میں عجائبات پیدا فرمائے ہیں۔ جنہیں دیکھنے اور سمجھنے کے لئے بصارت اور بصیرت عطا ہوئی ہیں جو مظاہر عجائب صرف نگاہ بصارت سے دیکھے جاتے ہیں وہ ماورائے عقل قرار پاتے ہیں، جو بصیرت و فراست کا استعمال جانتے ہیں وہ ان عجائبات کو دیکھ کر پہلے متحیر پھر مطمئن ہو کر قلب و ذہن مطہر کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی بریلی کے معمار نے آقائے دو جہاں، مالک کون و مکاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عطا سے اپنا ادبی جہان اور علمی کہکشاں بنا کر اسے آباد کیا ہے۔ اگرچہ دکن کے معمار قلی قطب شاہ اور ولی، دہلی کے معماروں میں میر، مومن، غالب، داغ، ذوق، ظفر، لکھنؤ کے معماروں میں میر انیس، آتش، ناسخ، اثر، محسن، مینائی، بدایوں کے معماروں میں محشر، شکیل، فانی، مراد آباد کے کافی اور جگر کے علاوہ اقبال، انشاء، حالی، حفیظ، دانش، بیدم، بہزاد، خمار، مجاز، ساغر، مجروح، فراق، عمر خیام، نظیر، اکبر، بیدل، سیماب، شاد، یگانہ، اصغر، جذبی، سودا، شیرانی، جوش، فیض، ساحر، کیفی، منور، اقبال عظیم، خالد، قتیل اور ہادی وغیرہ ان معماروں نے بھی شعر و سخن کے باغات بنائے اور اس میں غزلیات، رباعیات، مراثی، قصائد، مسدس و مثنوی غرض جملہ اصناف کے شجر لگا کر آبیاری کی ہے۔ لیکن "باغبان بریلی" کے "حدائق بخشش" کے عجائبات، بصارت و بصیرت اور ادراک و فراست کو دعوت نظارہ دے رہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، برادر طریقت پروفیسر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (مقیم بریلی، انڈیا) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں،

کلام رضا میں ایک غزل "صنعت واسع الشفتین" (اسے غزل الشفتین بھی کہتے ہیں) میں بھی ہے، یعنی ہر شعر میں ایسے لفظ لائے گئے ہیں جنہیں پڑھنے پر ہونٹ آپس میں نہیں ملتے ہیں۔" (ماہنامہ جہان رضا، ستمبر۔اکتوبر ۱۹۹۵ء، ص ۴۱)

اسی صنعت کو عنوان بنا کر علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی نوری لکھتے ہیں:۔

"بارہ اشعار پر مشتمل اس نعت شریف کو پڑھا جائے۔ کسی شعر کے کسی لفظ پر ہونٹ سے ہونٹ مس نہ ہوگا۔ وہ نعت شریف ذیل میں درج ہے۔

سید کونین سلطان جہاں ۔ ظل یزداں شاہ دیں، عرش آستاں
کل سے اعلیٰ کل سے اولیٰ کل کی جاں ۔ کل کے آقا کل کے ہادی کل کی شاں
دلکشا دلکش دل آرا دلستان ۔ کان جان و جان جاں و شان شاں
ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا ۔ ہر اشارت دل نشیں و دل نشاں
دل دے دل کو جان جاں کو نور دے ۔ اے جہان جان واے جانِ جہاں
آنکھ دے اور آنکھ کو دیدار نور ۔ روح دے اور روح کو راہ جناں
اللہ اللہ یاس اور اس آس سے ۔ اور یہ حضرت یہ در یہ آستاں
تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو ۔ کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جان جہاں
تو ثنا کو ہے ثنا تیرے لئے ۔ ہے ثنا تیری ہی دیگر داستاں
تو ہو داتا اور اوروں سے رجا ۔ تو ہو آقا اور یاد دیگراں
التجا اس شرک و شر سے دور رکھ ۔ ہو رضا تیرا ہی، غیر از این و آں
جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں ۔ دل سے یوں ہی دور ہو ہر ظن وظاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صنعت واسع الشفتین میں اردو ادب کے نامور شعراء کے اشعار تو ضرور ملتے ہیں، لیکن اس صنعت میں پوری غزل کسی کے بھی کلام میں نہیں پائی جاتی"۔ (فن شاعری اور حسان الہند، صفحہ ۲۳۱۔۲۳۲)

ممتاز نقاد و ادیب، ندرت نگار حضرت شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمتہ سابق صدر شعبہ فارسی، دارالعلوم منظر الاسلام بریلی "حدائق بخشش" کے عجائبات کی سیر کراتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"صنعت ذوقافیتین میں غزل کہنا کچھ زیادہ دشوار نہیں، اکثر غزل گو شعراء نے ایسی غزلیں کہی ہیں لیکن تغزل کے میدان میں بھی اس کی کوئی نظیر نظر سے نہیں گذری کہ ذوقافیتین اشعار میں ہجا کا التزام رکھا گیا ہو میں عشقیہ شاعری کے بارے میں عرض کر رہا ہوں، نعتیہ شاعری میں تو اس کی مثال ہی نہیں ملتی، حضرت رضا قدس سرہ کا وہ سلام جس میں اس صنعت کا التزام ہے غزلوں کے بعد پیش کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں کہ از الف تا ی، کی قید کے ساتھ پورا سلام ذو قافیتین ہے، یہ ہے تبحر علمی، قادر الکلامی اور فیض مصطفوی ﷺ کہ اس نے حضرت رضا کے سامنے مضامین کے انبار لگا دیئے تھے وہ مضمون ہی کے اعتبار سے نہیں بلکہ ساخت کے اعتبار سے بھی ان مضامین کو جس سانچے میں چاہتے ڈھال لیتے! آپ کے سلام کا مطلع ہے:۔

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس درود پاک میں ساٹھ اشعار ہیں، کسی حرف ہجا کے دو اشعار ہیں کسی کے تین عام طور پر دو شعر ہر حرف کی قید کے ساتھ موجود ہیں۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ اس لزوم مالا یلزم کے باوجود ایک دریائے محبت موجزن ہے اور فیضان محبت کی پر کیف بارش برابر جاری ہے، بے تکلف، تصنع اور آورد سے آزاد ہو کر شعر پر شعر اور درود پر درود بھیجتے چلے جا رہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں سبحان اللہ سبحان اللہ.....حروف ہجا کی قید کے ساتھ ذوقافیتین مصرعے کہنا اولیات رضا میں داخل ہے۔" (کلام رضا کا تحقیقی وادبی جائزہ، صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸ اور ۴۲۴)

ایک اور عجوبہ "نظم معطر" (۱۳۰۹ھ) کے مطالعہ میں نظر آتا ہے یہ نظم فارسی میں ہے مطبع نادری بریلی سے شائع ہوئی ۱۳۲۵ھ میں "حدائق بخشش" کے حصہ دوم میں شامل کیا گیا۔ رباعیات پر مشتمل یہ نظم اس طرح ترتیب دی گئی ہے کہ آغاز میں چار مصرعے حمد اور چار مصرعے صلوٰۃ کے عنوان سے ہیں پھر مسلسل ساٹھ رباعیات ردیف عبدالقادر اور قافیہ بقیہ حرف ہجا یعنی الف تا ی ہے یہ رباعیات سیدنا غوث الاعظم کے مناقب میں ہیں۔

حدائق بخشش کی دعوت فکر

"میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں"

تاجدار بریلی کے تصرفاتؑ وفیوضات کی جھلک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل ومحدث ومحقق بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے ریاست "تانپارہ" کے نواب کے مطالبہ کے باوجود ستائشی قصیدہ تحریر نہیں فرمایا بلکہ ایک معرکۃ الارا، خوبصورت نعت شریف سولہ اشعار پر مشتمل تحریر فرما کر نواب تانپارہ کو بھجوادی۔ نعت شریف کے چند اشعار مطلع ومقطع کے ساتھ اپنے قارئین کے مطالعہ کے لئے درج ذیل ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

.....

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

.....

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

.....

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

.....

سر عرش پر ہے تری گذر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

.....

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

.....

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

.....

متذکرہ نواب، اکثر شعراء سے اپنی مدح میں قصائد لکھوا کر انھیں انعامات سے بھی سرفراز کرتے تھے، لیکن حسان الہند امام احمد رضا کو اہل دنیا کے انعامات کی کیا پرواہ؟ کسی کے تحائف و بخشش سے کیا غرض؟ انھوں نے تو آقائے دو جہاں علیہ افضل الصلوۃ والسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دربار گہربار سے لامحدود انعامات وسوغات کی خیرات پاکر ہم جیسے گنہگاروں کو فیضیاب کرنے کے لئے بخشش کا باغ (حدائق بخشش) لگادیا ہے۔

آیئے مندرجہ بالا نعت شریف کے مقطع کے آئینے میں جولائی ۱۹۹۵ء میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعہ کو پڑھتے ہیں، جسے سید عبدالوحید حسینی صاحب نے مکتوب دہلی کے عنوان سے ہفت روزہ "اخبار جہاں" کراچی کے لئے لکھا اور ۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔

"ہندوستان کے وزیراعظم نرسیماراؤ نے بریلی میں حضرت امام احمد رضا کے مزار کی تزئین وآرائش اور جدید کمپلیکس کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپیہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ (ایک اور روایت کے مطابق یہ پیشکش تین کروڑ روپے کی تھی) ہندوستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ سلمان خورشید ایک کروڑ روپیہ لے کر دربار پر پہنچ گئے۔ مگر پانچ ہزار سے زائد مسلمانوں کے ہجوم نے وزیراعظم کو مزار پر جانے سے روک دیا، مشتعل ہجوم نے وزیر مملکت کو ایک کروڑ روپے کے بریف کیس سمیت بھگادیا۔"

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ممتاز قلمکار وندرت نگار محترم المقام پیرزادہ اقبال احمد فاروقی دام فیوضہم لکھتے ہیں:

"آپ" مکتوب دہلی" کے نامہ نگار کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت کے غریب نام لیوا اور ان کے مزار کے تہی دست سجادہ نشین کس ملی غیرت سے اتنی خطیر رقم کو ٹھکرا رہے ہیں۔ ہندوستان میں ایک کروڑ کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں، مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی روح آج بھی پکار رہی ہے۔

"میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں"

آج بریلی میں اعلیٰ حضرت کے مزار کی ازسرنو تعمیر ہورہی ہے، مسجد کو وسیع کیا جارہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہو رہی ہے۔ ایک اشاعتی ادارہ قائم ہو رہا ہے ایک دارالافتاء کا سیکریٹریٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا منصوبہ ہے مگر اعلیٰ حضرت کے جانشین کسی ایسی رقم کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے جس سے اعلیٰ حضرت کی غیرت پر حرف آئے۔" (ماہنامہ "جہان رضا" ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۵ء، صفحہ ۱۰)

ممتاز شاعر و ادیب اہلسنّت جناب سید عارف محمود صاحب مہجور رضوی کی رگ رضویت پھڑکی جب انھوں نے متذکرہ ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمایا، تو چند قطعات قلمبند ہوئے جو نذر قارئین ہیں۔

رچانے آئے تھے ناٹک مگر رچا نہ سکے — دکھانے آئے تھے کرتب مگر دکھا نہ سکے
جناب راؤ مزار بریلی پر — چڑھانے آئے تھے "چادر" مگر چڑھا نہ سکے

فیضان ترا جاری و ساری ہے جہاں میں — زندہ ہے تری فکر تو پائندہ ہنر ہے
بھاتی نہیں اب بھی تجھے مشرک کی قرابت — قائم ترا تربت میں بھی ایمان نظر ہے

معیار وفا جو بھی رہا زیست میں تیرا — مرقد میں بھی ویسی ہی تری خوئے نظر ہے
آتا ہے یہاں جو کوئی مومن ہے کہ مشرک — تو قبر میں لیٹا ہے مگر تجھ کو خبر ہے

گل کوئی کسی کو بھی کھلانے نہیں دیتا — چاہے نہ جسے تو اسے آنے نہیں دیتا
لاریب ہے یہ تیری کرامت کا کرشمہ — چادر کسی مشرک کو چڑھانے نہیں دیتا

مشرک کوئی امداد یہاں پا نہیں سکتا — یہ شہر بریلی ہے "دیوبند" نہیں ہے
باقی ہے ابھی "شاہ بریلی" کا تصرف — گستاخ یہاں کوئی فتح مند نہیں ہے

جاری ہے تیرا فیضان بعد از وصال بھی — اب تک ہے آپ خود ہی تو اپنی مثال بھی
ہر صبح بن کے آئے تیرا نصیب عظمت — ہر دم ہو تجھ کو حاصل اوج کمال بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہاں بلاتے ہیں مشرک کو اپنی محفل میں — یہاں تو ذکر بھی ان کا نہیں گوارا ہے
یہی تو فرق ہے "دیوبند" اور "بریلی" میں — وہاں ہے ان سے "محبت" یہاں کنارا ہے

(ماہنامہ "جہان رضا" لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۵ء ص ۲۳، ۲۴)

اکیسویں صدی "حدائق بخشش"

اور جامعۃ الازہر کا نصاب

مولانا محمد نعمان اعظمی صاحب الازہری دنیائے سنیت کو مژدہ سناتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"قارئین کرام! آپ کو یہ جان کر خوشی بلکہ حیرت ہوگی کہ جامعہ ازہر شریف میں ۱۹۹۷ء سے شعبہ فارسی کے اردو مادہ (سبجیکٹ) میں حدائق بخشش کے منتخبات اور امام احمد رضا قدس سرہ کی سوانح حیات داخل نصاب ہو چکی ہے، اس التحاق کی جہد مسلسل اور سعی پیہم کا سارا کریڈٹ عزت مآب ڈاکٹر حازم صاحب کو جاتا ہے۔ حالیہ دو سالوں میں ازہر شریف اور مصر کے اندر جس جوش و خروش اور اخلاص کے ساتھ رضویات پر کام ہو رہا ہے اگر اس میں اسی انہماک و مداومت اور خلوص وللّٰہیت کا جذبہ کارفرما رہا تو انشاء اللہ اگلی نئی صدی میں ہندو پاک کی طرح اہل مصر بھی امام احمد رضا قدس سرہ کی مایہ ناز شخصیت اور آپ کی بے لوث خدمات سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں گے۔"

("امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر،

"ماہنامہ" کنز الایمان" دہلی شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء، ص ۴۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت کے عربی شعروسخن کی فنی خوبیوں کا اعتراف

جامعہ ازہر شریف شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں عربی ادب کے استاذ عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس صاحب اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے فکر وفن اور زبان دانی اور فن شعر گوئی میں مہارت کا اعتراف ان الفاظ میں کراتے ہیں:۔

"ان ربنا تبارک و تعالیٰ افاض علیه بخضم هائل من الفکر و مع ذالک لم یحرم العاطفة فرزقه عینا فی قلبه فیاضته بالشعر و لسانا یتغنی باحلی الکلمات العربیة و کانما قد حیزت له العربیة بحذا فیرها"

یعنی! رب تعالیٰ نے آپ کو علوم وافکار کا بحر بیکراں بنایا تھا ایسا بھی نہیں کہ جوش وولولہ سے عاری ہو اس نے آپ کے دل کے اندر ایک چشمہ عطا کر دیا تھا جو اشعار کی شکل میں ابلتا تھا اور ایسی زبان دے رکھی تھی جو عربی الفاظ وکلمات بڑے شیریں انداز میں گنگناتی تھی گویا عربی زبان آپ کو جملہ لوازمات کے ساتھ عنایت کر دی گئی تھی۔

(امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر از محمد نعمان اعظمی ماہنامہ "کنز الایمان" دہلی، ص ۴۱۔۴۲، شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء بحوالہ الامام احمد رضا خاں مصباح الہندی بلسان عربی)

ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس مزید لکھتے ہیں:۔

"ومهما یکن امر فشاعرنا رجل حاذق تعددت اغراضه الشعریه واسمح لی ایها القاری العزیز ان اقول لک انه احمد رضا خان شاعر محیر العقول مکتمل والعاطفة جیاشة والاحساس عین فوارة ولسانه طیع الفاظه تاتیه مستملحة غیر مستکرهة فی اغلب الاهیان متمسک غایة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

التمسک بتراث اجدادنا العرب".....

"وقد کنت احب ان اکتب عن شاعرنا و عن اغراضه فی بقیة دیوانه اکثر من هذا الا انی لم اقف مع بقیّة اغراضه و لعلی القاک ایها القاری الکریم فی وقفة اخری و قد اقول تناسیت بعض امور حول شاعرنا و لکن ذلک عن غیر قصد فاسال ربی المغفرة و استسمح قاری فی العذر لانی ما وفیت شاعرنا قدره الذی یستحق، لعلی القی القاری، المفضال مرة اخری فازیده"

"یعنی معاملہ چاہے جیسا بھی ہو، ہمارا شاعر بڑا ماہر شخص ہے، اس کے شعری اغراض ومقاصد متعدد الجہات ہیں، قارئین کرام! میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ وہ امام احمد رضا خاں کی ذات گرامی ہے، جو حیرت انگیز شاعر، جامع شخصیت، جوش وجذبات سے لبریز احساس مانند چشمہ رواں اور فصیح و بلیغ زبان کی حامل ہے ان کے الفاظ غریب کے بجائے پرکشش اور شستہ ہوتے ہیں اکثر اوقات تو ہمارے عرب آباء واجداد کے تراث (یعنی چھوڑا ہوا ترکہ) کی طرح ہوتے ہیں.....

میری خواہش تھی کہ میں اپنے اس شاعر اور اس کے دیگر دیوان کے اغراض و مقاصد کی بابت اس سے زیادہ کچھ تحریر کروں مگر بقیہ اغراض کے متعلق اس سے زیادہ مجھے واقفیت نہیں۔ قارئین کرام! ہوسکتا ہے کہ دوسری دفعہ ملاقات ہو مجھے اعتراف ہے کہ مجھ سے اپنے شاعر کے متعلق بہت سی باتیں بلاقصد چھوٹ گئیں، پس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ حضرات سے معذرت کرتا ہوں کہ میں اپنے شاعر کی کماحقہ قدردانی نہ کرسکا دوبارہ ملاقات میں ضرور اضافہ کے ساتھ بیان کروں گا۔" (حوالہ مذکورہ بالا)

یہی ڈاکٹر مرسی ابوالعباس صاحب اپنے دوسرے مقالے میں رقمطراز ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"امام احمد رضا قدس سرہ نے چار زبانوں (اشارہ ہے لم یات نظیرک فی نظر کی طرف جو حدائق بخشش حصہ اول ص ۲۱ پر ہے) میں نعت کہی ہے، اردو اور فارسی میں زیادہ کہی ہیں اور انہیں اس حیثیت سے اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ آپ کی مادری زبان تھی لیکن آپ کو ایسی عربی کہاں سے آئی،.....

مزید لکھتے ہیں:۔

"واظن لو ان الشاعر امامی وسالته، عن سبب هذا الفیض المدوار بلغتنا العربیة لقال انها لغة قراننا ولسان حبیبنا ﷺ و فصحی اهل الجنة"

یعنی میں سوچتا ہوں کہ اگر یہ شاعر میرے سامنے ہوتا اور میں اس سے اپنی عربی زبان کے لامحدود فیوض و برکات کا سبب دریافت کرتا تو وہ یہی کہتا کہ یہ ہمارے قرآن اور ہمارے حبیب پاک ﷺ اور جنتیوں کی زبان ہے۔"

(امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر مصر) از محمد نعمان اعظمی ماہنامہ "کنزالایمان" دہلی جولائی ۲۰۰۰ء ص ۴۲ بحوالہ **"وقفة فی ظلال بساتین الغفران"**)

بارگاہ رضا میں منظوم خراج عقیدت

ڈاکٹر حسین مجیب مصری

سنسکن فی الثری قبرا و ننسی الکوخ و القصر

عنقریب زیر زمین ہم قبر میں ہوں گے

اور جھونپڑی، محل، بھول چکے ہوں گے

وهذا الموت یطوینا فلا یبقی لنا اثرا

یہ موت ہمیں ڈھیر کر دے گی

یہاں تک کہ ہمارا کوئی نشان تک باقی نہ چھوڑے گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یغیبنا ویلینا کبحر غیب الحجرا

اور یہ ہمیں ضعیف اور معدوم کر دے گی

اس سمندر کے مانند۔ جو پتھر کو غائب کر دیتا ہے

تجف دموع باکینا ندی قد زایل الزهرا

ہم پر رونے والوں کے آنسو خشک ہو جائیں گے

جیسے پھول سے شبنم کا قطرہ ہوا ہو جاتا ہے

و اهل الود ناسونا فما علموا لنا امرا

اور ہم سے محبت کرنے والے بھی ہمیں بھلا دیں گے

پس کوئی ہمارا حال جاننے والا نہ ہوگا

و یصمت صوت جادینا یسوق بنا الی الصحرا

اور ہمارے پیچھے آنے والوں کی نغمہ سنجی بھی بند ہو جائے گی

جو ہمیں بیاباں کی طرف ہنکا رہی ہے

کانا قط ما کنا و ما شیا لنا وطرا

گویا ہم کبھی کچھ نہیں تھے

اور کوئی چیز ہمارا مقصد نہیں تھی

و لکن انها الذکری تضیف لعمرنا عمرا

لیکن یہی یادگار ایک ایسی چیز ہے

جو ہماری عمر کو دوام بخشتی ہے

و تروی ما جری خبرا و تمضی اعصر تتری

اور جو واقعہ ماضی میں پیش آیا اس کو بیان کرتی ہے

اور جو گزرتی ہے اس کو دہراتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الا یـــا شیـــخ امتـــنـــا فـفـــی التـــاریـخ کـن عـصـرا

اے امت مسلمہ کے عظیم المرتبت شیخ (احمد رضا)

تو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ رہے گا

ظـــلام الشک غشـــانـــا انـــرت الشـمـــس و الـقـمـرا

جس وقت شکوک و شبہات کے بادل ہم پہ چھا گئے

تو نے ایمان و یقین کے آفتاب و ماہتاب روشن کر دیئے

و صـــوت الـحـق نـــادانـــا ســـمـعـنـــا نـعـدم الـوتـــرا

اور جب کبھی آواز حق نے ہمیں صدا دی

ہم نے فورا بلا کسی تردد اس پر لبیک کہا

رددت هـــدیة حیـــرتـــنـــا وضـمـنـــت الهـدی سـفـرا

آپ نے ہماری حیرت و استعجاب کو ختم کر دیا

اور کتاب کے ذریعہ ہماری رہنمائی فرمائی

و انـــت سـددت حـــاجتـنـــا لـــدنیـــانـــا و لـــلاخـــرا

اور آپ نے دنیوی و اخروی دونوں لحاظ سے

ہماری حاجت روائی فرمائی

و شـعـــرک کـــان نشـوتـنـا بـــلـــحـــن صـــادح ســحـــرا

آپ کے اشعار ہمارے لئے خوشی و انبساط اور نشاط

کا باعث ہیں، صبح کے وقت نغمہ سنج پرندہ کی مانند

و حسبک مـــن ســـلامیة تـضـوع سیـــرة عـطـــرا

آپ کا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں صلوۃ و سلام کا وہ نذرانہ

بس ہے، جو سیرت رسول کی عطر بیزی کرتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومـــدحک فـــی ربـــاعیة لـــخیـــر خـــلائـــق طـــرا

اور آپ کی وہ مدح جو رباعی کے قالب میں ڈھلی ہے

پوری مخلوق کی بھلائی کے لئے ہے

نـــصـــرت الـدیـن بـــالـفتـوی بـــحـــق تـــنـــطـــق الســـطـــرا

آپ نے فتوی کے ذریعہ دین کی نصرت و حمایت کی

جس کی سطر سطر حق و صداقت کا شاہکار ہے

جـعـلـت الـــروح بـالـنـجوی تـــطـــوف فـــی الســـمـــا طیـــرا

آپ نے روح کو مناجات الٰہی کے ذریعہ اس قابل بنا دیا

کہ وہ آسمان میں پرندے کے مانند اڑنے لگی

وبـــاکستـــان تبـــنیهـــا ؎ ردت لـــطـــائـــر وکـــرا

اور پاکستان کو بھی آپ نے اپنے افکار سے خوب آباد فرمایا

گویا پرندے کو اس کا آشیانہ لوٹا دیا

لـــدیـــن الـــحـــق تهـــدیهـــا وتـــرفـــعهـــا الـــی الشـــعـــری

دین حق کی طرف اس کی رہنمائی کی

اور اس کو ستارہ شعری تک پہونچا دیا

و اقبـــــال مـــؤیـــدهـــا لـــفـــضـــلک اجـــزل الشـــکـــرا

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال اس کے بہی خواہوں میں سے ہیں

آپ کی ان عنایتوں کا بیحد شکریہ

بـــمـــصـــرا انـــت مـــن یـــقـــرا وبـــــالارواح مـــن یشـــری

آپ کے افکار مصر میں بھی ہیں جو چاہے ان سے استفادہ کرے

اور یہ پڑھنے والے آپ پر دل و جان سے فدا ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الیک سلام ازھرھا نسیما فی الریاض سری

مصر اور اس کے سرچشمہ علم وحکمت ازہر شریف کی طرف سے آپ کو ہزاروں سلام عشق ومحبت پہونچے اور باغ بہشت میں آپ کی جانب نسیم جانفزا ہے

تقبل ذی ھدیتھا ولا تعدل بھا تبرا

مصر اور اس کے محبین ومخلصین کا یہ بیش بہا تحفہ قبول فرمایئے

کہ سیم و زر بھی جس کے سامنے ہیچ ہیں

رضا یا صاحب الذکری مضی دھر فعش دھرا

اے رضا! اے زندہ و جاوید یادگار والے

زمانہ گزر گیا پر تو زندہ و پائندہ رہے گا

اردو ترجمہ:۔محمد نعمان اعظمی (مقیم حال الازھر یونیورسٹی، مصر)

(بشکریہ ماہنامہ کنزالایمان، دہلی، اپریل ۲۰۰۰ء)

"حسان الہند امام احمد رضا قدس سرہ کی نعت گوئی کے محاسن

(نامور علماء ودانشوروں کے تاثرات)

ا۔ علامہ نیاز فتح پوری (ممتاز نقاد وادیب):۔

علامہ نیاز فتح پوری (ڈاکٹر فرمان فتحپوری کے والد گرامی) اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ازاں بعد رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی کے حوالہ سے بھی کہتے ہیں۔

"شعروادب میرا خاص موضوع اور فن ہے، میں نے مولانا بریلوی کا نعتیہ کلام بالاستیعاب پڑھا ہے ان کے کلام سے پہلا تاثر جو پڑھنے والوں پر قائم ہوتا ہے وہ مولانا کی بے پناہ وابستگی رسول عربی ﷺ کا ہے، ان کے کلام سے ان کے بیکراں علم کے اظہار کے ساتھ ان کے افکار کی بلندی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا کے بعض اشعار میں نعت مصطفوی میں اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انفرادیت کا دعوی بھی ملتا ہے جو ان کے کلام کی خصوصیات سے ناواقف حضرات کو شاعرانہ تعلّی معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے فرمودات بالکل حق ہیں۔

مولانا حسرت موہانی بھی مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کے مداح و معترف تھے۔ مولانا حسرت موہانی اور مولانا بریلوی میں ایک شئے قدر مشترک تھی اور وہ غوث الاعظم کی ذات والا صفات، جن سے دونوں کی گہری وابستگی تھی۔

مولانا حسرت موہانی کی زبان سے اکثر میں نے مولانا بریلوی کا یہ شعر سنا ہے:۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی، نومبر ۱۹۷۵ء، صفحہ نمبر ۲۸)

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر سلام سندیلوی (پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی لٹ):۔

گورکھپور یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر ڈاکٹر سلام سندیلوی (پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی لٹ) فرماتے ہیں۔ "حضرت امام احمد رضا نے اپنی نعت میں خلوص کی مہک بھر دی ہے۔ یہ خلوص ان کے ذاتی تجربہ پر مبنی ہے انہوں نے اپنے ہر نفس میں بوئے محمد ﷺ کو محسوس کیا ہے اور اسی کی موجیں ہم کو ان کی شاعری میں رقصاں نظر آتی ہیں..... آپ حب رسول میں غرق تھے، اس لئے آپ کی شاعری میں صداقت موجود ہے آپ کی شخصیت اور شاعری میں فاصلہ نہیں ہے بلکہ آپ کی شخصیت آپ کی شاعری ہے اور آپ کی شاعری آپ کی شخصیت ہے۔ شخصیت اور شاعری میں اس قدر گہری ہم آہنگی اردو کے چند ہی شعراء کے یہاں ملے گی۔" (ماہنامہ المیزان، بمبئی، امام احمد رضا نمبر، ۱۹۷۶ء، ص ۴۶۴، ۴۶۶)

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی:۔

مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی "سلام رضا" کے اشعار سن کر لکھتے ہیں:۔

11205 2

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"طبیعت بے اختیار وجد کر اٹھی، ذہن کے دریچے، بہار ابد کی جانفزا ہواؤں کے لئے کھل گئے، وجود کا ذرہ ذرہ سحاب سرمدی کی سرشاریوں میں ڈوب گیا۔ کیا نغمہ کیا نظم کیا والہانہ سلام، لفظ و بیان کے پیچ و خم ہیں کہ نیاز مندی کی تہہ در تہہ کیفیتوں میں لہک اٹھے۔ حسن معنی ہے کہ حسن عقیدت میں سمو کر زمزمۂ داؤدی کے پیکر میں ڈھل گیا ہے۔ سرور کائنات کے حضور شرف باریابی حاصل ہے۔ نوائے شوق، نغمہ والہانہ بن گئی ہے۔ ذوق فدائیت شباب پر ہے۔ غیفتگی و نیاز کیشی ہمہ آواز، ہمہ سرور مستانہ ہمہ ارتعاش قلب مضطر ہو گیا، روحانی سرمستی کے عالم میں حضرت رضا خلد آشیانی کی زبان حقیقت ترجمان سے جو لفظ نکلا ہے، باغ کامرانی کا سدا بہار پھول بن گیا ہے۔"

(ماہنامہ المیزان، بمبئی، امام احمد رضا نمبر، ص ۵۴۹، ماہنامہ قاری، دہلی، امام احمد رضا نمبر)

۴۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی:۔

مسلم یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی، مرکزی مجلس رضا کے بانی حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمتہ کے نام مکتوب میں امام احمد رضا کے لئے تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کی نظموں اور غزلوں کا ایک ایک حرف عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے لیکن ہر جگہ شرعی حدود کا لحاظ رکھا گیا ہے نعتیہ شاعری بڑی نزاکت اور ذمہ داری کا کام ہے اکثر شعراء سے اس راہ میں لغزش ہو جاتی ہے۔ حضرت کے کلام کے متعلق بلا خوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ وہ ہر ایک اعتبار سے ایک بلند مرتبہ شاعر ہیں اور اردو کی نعتیہ شاعری کا کوئی جائزہ حضرت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔" (امام احمد رضا، ارباب علم و دانش کی نظر میں، ص ۱۰۹، مصنفہ علامہ یسین اختر مصباحی، ناشر مکتبہ رضویہ، کراچی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی:۔

قصیدۂ معراج کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"رضا بریلوی کی شاعرانہ خوبیوں کی کیا بات کی جائے۔کون سی خوبی ہے جو یہاں نہیں، ان کی شاعری پیکر حسن و جمال ہے، سبحان اللہ، سبحان اللہ، معانی و بیان کی دل آویزیاں، صنائع و بدائع کی جلوہ ریزیاں، تشبیہات و استعارات کی سحر انگیزیاں، الفاظ و حروف کی حیرت انگیز صف بندیاں، محاوروں کا حسین امتزاج، روزمرہ کا دل آویز استعمال، طرز ادا کی رنگینی و بانکپنی، سادگی و پُرکاری، ندرت فکر و خیال، بے ساختگی و برجستگی، موسیقیت و نغمگی، رفعت مضامین، نکھرے ستھرے پاکیزہ اشعار، سراپا انتخاب، فکر و خیال کو جس سانچے میں ڈھالتے ہیں حسین نظر آتا ہے، غزل کو اتنا بلند کیا کہ نعت بنا دیا اور نغمہ نعت کو اس بلند آہنگی سے چھیڑا کہ زمین و آسمان گونجنے لگے۔اردو قصیدوں میں ان کا قصیدہ معراجیہ، ان کی شاعری کا کمال بھی ہے اور شباب بھی، اس کی نظیر پوری اردو شاعری میں نہیں، جو پڑھتا ہے، پھڑک اٹھتا ہے، جو سنتا ہے سر دھنتا ہے، اگر رضا بریلوی یہی ایک قصیدہ لے کر میدان شاعری میں اترتے تو سب شاعروں پر گویا سبقت لے جاتے۔ایسا مرصع قصیدہ راقم نے اپنی چالیس سالہ ادبی زندگی میں نہ سنا اور نہ دیکھا"۔

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، ۱۹۹۷ء، کراچی ۵۷۔۵۸)

۶۔جناب کوثر نیازی صاحب:۔

ممتاز دانشور، شاعر و ادیب و سابق وفاقی وزیر حکومت پاکستان جناب کوثر نیازی صاحب، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سلام کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کو علم ہوگا کہ میں شاعری کا ایک طالب علم ہوں، مذہبیات پر بھی میری نظر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) "الحقائق فی الحدائق" شرح حدائق بخشش (شیخ التفسیر علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی) (۲۵ مجلات مختلف مطابع نے شائع کی ہیں)

(۳) "فیصلہ مقدسہ" (حدائق بخشش جلد سوم کے متعلق مع رسالہ اظہار حقیقت برماتم اوراق غم از مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ) مرتبہ مولانا محمد عزیز الرحمٰن بہاولپوری۔ تقدیم مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی مرکزی مجلس رضا لاہور (۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء)

(۴) "مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری"، ملک شیر محمد خان اعوان، مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۶) تقدیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۱۳۹۳ھ)

(۵) "حضرت فاضل بریلوی کے بارے میں نیاز فتحپوری کے تاثرات اور امام احمد رضا بریلوی کے گیارہ عربی اشعار" مولانا محمد احمد قادری علی گڑھ الاصلاح پبلی کیشنز خانیوال

(۶) "کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ مع حدائق بخشش" ادیب شہیر حضرت شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ (کتاب میں باقاعدہ مستقل عنوانات قائم کر کے تحقیقی و ادبی جائزہ قلمبند کیا گیا یہ عنوانات درج ذیل ہیں)۔

ا۔ حضرت رضا کے تبحر علمی کا اثر ان کی شاعری پر۔

ب۔ حضرت رضا کی زبان اور اس کی لطافت و پاکیزگی۔

ت۔ طرز ادا کی رنگینی اور ندرت بیان۔

ث۔ مضمون آفرینی۔

ج۔ شکوہ الفاظ اور بندشوں کی چستی۔

ح۔ حضرت رضا کی شاعری اور علم بیان و بدیع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

د۔ حضرت رضا کے کلام میں تشبیح، استعارات، کنایے اور مجاز مرسل کے قرینے۔

ز۔ حصرت رضا کا کلام اور علم بدیع، صنائع لفظی اور صنائع معنوی۔

س۔ کلام رضا کی فصاحت و بلاغت۔

ص۔ حضرت رضا کی شاعری کے داخلی پہلو۔

ط۔ حضرت رضا اور اولیات۔

(۷) " تاریخ نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب" شاعر لکھنوی مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۱۹) (۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء)

(۸) " اعلی حضرت کی شاعری پر ایک نظر" سید نور محمد قادری۔ مرکزی مجلس رضا لاہور (اشاعت ۱۱) (حرف گفتنی و منقبت از فدا حسین فدا) ۱۳۹۵ھ

(۹) "امام نعت گویاں" حضرت مولانا سید محمد مرغوب اختر الحامدی الرضوی مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال (۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء)

(۱۰) "مولانا احمد رضا بحیثیت شاعر" ماہنامہ سنی دنیا بریلی جون ۱۹۸۷ء، پروفیسر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی برادر طریقت

(۱۱) " کلام رضا میں محاکات" رسالنامہ معارف رضا شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء، ایضا

(۱۲) "امام احمد رضا کی شاعری میں رنگ اور روشنی کا تصور" سنی دنیا ۱۹۸۸ء، ایضا

(۱۳) " کلام رضا کے نئے تنقیدی زاویے" الرضا اسلامک اکیڈمی بریلی ۱۹۸۹ء، ایضا

(۱۴) " کلام رضا میں سائنس اور ریاضی" ماہنامہ القول السدید، لاہور ۱۹۹۱ء، ایضا

(۱۵) " کلام رضا اور ضلع جگت"، جہان رضا ۱۹۹۲ء، ایضا

(۱۶) " کلام رضا اور علوم ریاضی"، جہان رضا ۱۹۹۲ء، ایضا

(۱۷) " کلام رضا میں دولہا کا استعمال"، جہان رضا جولائی ۹۳ء، ایضا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۸) "امیر مینائی اور امام احمد رضا جہان"، رضا فروری مارچ ۹۷ء، ایضا

(۱۹) "امام احمد رضا کی ترکیب سازی"، سہ ماہی افکار رضا ممبئی ۱۹۹۷ء، ایضا

(۲۰) "مجموعہ نعت مصرع طرح"، "ہو رہی دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ"، صفر ۱۴۰۰ھ / جنوری ۱۹۸۰ء فیضان رضا نمبر ماہنامہ نعت لاہور راجا رشید محمود صاحب

(۲۱) " امام شعر و ادب" محمد وارث جمال حق اکیڈمی، مبارکپور، اعظم گڑھ (۱۹۷۸ء)

(۲۲) "مولانا احمد رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری، ایک تحقیقی مطالعہ" ڈاکٹر سراج احمد قادری بستوی۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (کانپور یونیورسٹی ۱۹۹۷ء) رضوی کتاب گھر، دہلی

(۲۳) "فن شاعری اور حسان الہند" (امام احمد رضا کا اور دوسرے مشہور زمانہ شعراء کا تقابلی جائزہ) علامہ عبدالستار ہمدانی "مصروف" برکاتی نوری مطبوعہ مرکز اہلسنّت "برکات رضا" پور بندر گجرات، انڈیا۔

(۲۴) "اردو نعت گوئی کے امام، امام احمد رضا خاں" مرتبہ ڈاکٹر پروفیسر حازم محمد محفوظ، استاذ شعبہ اردو جامعہ ازہر قاہرہ مصر۔

(۲۵) "نظارہ روئے جاناں کا" (اعلیٰ حضرت کی اردو نعتیہ شاعری کے حوالہ سے مقدمہ ہے) ڈاکٹر نجیب جمال استاذ شعبہ اردو جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر

(۲۶) "اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شعر و شاعری" مقالہ نگار : پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی) سالنامہ "معارف رضا" شمارہ اول ۱۹۸۱ء

(۲۷) " مولانا احمد رضا کا نعتیہ کلام" مضمون نگار : پروفیسر جلیل قدوائی صاحب سالنامہ "معارف رضا" شمارہ دوم ۱۹۸۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari